باب۔۲۱

آداب نماز

[حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّـهِ قَانِتِينَ،(البقرۃ: ۲۳۸)]

[وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ،(الاعراف:۲۰۴)]

حدیث ۱۱۲۳: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے پاس ایک رات قیام کیا۔ رسول اکرمؐ نے بھی وہیں رات گذاری۔ آدھی رات گزرنے پر آنحضرتؐ اٹھے اور اپنے ہاتھوں کے ذریعہ نیند کا اثر اپنے چہرے سے دور کیا۔ پھر سورۃ آل عمران کی آخری ۱۰ آیتیں پڑھیں۔ پھر لٹکی ہوئی مشک کی طرف گئے اس سے وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ میں بھی فوراً اٹھ بیٹھا اور ویسے ہی کیا جیسے آپؐ نے کیا تھا۔ پھر میں گیا اور حضورؐ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا تو آپؐ اپنے دائیں ہاتھ سے میرے دائیں کان کو ملنے لگے (یعنی گویا میں آپؐ کے دائیں جانب آکر کھڑا ہو جاؤں)۔ پھر آپؐ نے دو دو رکعتوں کے ساتھ بارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر وتر (ایک رکعت) پڑھی۔ اور لیٹ رہے۔ یہاں تک کہ مؤذن آئے تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں (فجر کی سنت) ہلکی پڑھیں۔ پھر باہر مسجد پہنچے اور نماز پڑھائی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۸، ۱۸۲، ۸۱۵)۔

حدیث ۱۱۲۴، ۱۱۲۵: ہم نبی اکرمؐ کو نماز میں سلام کرتے تھے تو آپؐ جواب دیا کرتے تھے۔ (لیکن) جب ہم لوگ نجاشی کے پاس (ہجرت حبشہ) سے واپس ہوئے اور سلام کیا تو آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ اور فرمایا کہ نماز میں اللہ کی طرف دھیان ہوتا ہے۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۱۱۲۶: ہم آنحضرتؐ کے زمانے میں نماز میں گفتگو کرتے تھے۔ ہم میں سے ایک شخص دوسرے سے اپنی حاجتیں بیان کرتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ آیت اتری، حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّـهِ قَانِتِينَ، [یعنی اب نمازوں کی محافظت کرو خصوصاً درمیانی نماز (عصر) کی، اور اللہ کے سامنے ادب اور نیاز مندی سے کھڑے رہو، (البقرۃ:۲۳۸)] تو ہم لوگوں کو خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ راوی: ابن عمرو شیبانیؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۱۲۷: آنحضرتؐ قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کے درمیان صلح کے لیے (قبا) تشریف لے گئے تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو بلالؓ، حضرت ابو بکرؓ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ آپ اگر امامت کرلیں گے تو کیا میں اقامت کہوں۔ آپ کی اجازت سے بلالؓ نے تکبیر کہی اور حضرت ابو بکرؓ امامت کے لیے بڑھے اور نماز پڑھانی شروع کردی۔ اتنے میں حضورؐ واپس پہنچ گئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف تک پہنچ گئے۔ اس پر لوگوں نے تصفیح (یعنی تالی بجانی) شروع کردی تو حضرت ابو بکرؓ نے محسوس کرلیا کہ نبی اکرمؐ پہلی صف میں موجود ہیں۔ حضورؐ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو، لیکن حضرت ابو بکرؓ پیچھے ہٹ گئے۔ اور رسول مکرمؐ نے نماز پڑھائی۔ راوی: سہلؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۴۹)۔

حدیث ۱۱۲۸: ہم لوگ نماز میں التحیات پڑھتے تھے اور نام لیتے تھے۔ اور ہم میں سے بعض ایک دوسرے کو سلام بھی کرتے تھے۔ رسول معظمؐ نے جب اس کو سنا تو فرمایا کہ یوں کہو، التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، (یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہوا اے نبیؐ آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی، اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے بندوں پر، گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔۔ اور جب تم نے ایسا کیا تو گویا تم نے آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ کے ہر صالح بندے پر سلام بھیجا۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۹۱)۔

حدیث ۱۱۲۹، ۱۱۳۰: حضور مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ (نماز میں کسی وجہ سے امام کو ٹوکنا پڑ جائے تو) مردوں کے لیے "سبحان اللہ" ہے اور عورتوں کے لیے تالی ہے۔ راویان: ابو ہریرہؓ، سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۱۱۳۱: ایک روز جب کہ پیر کا دن تھا نماز فجر کی امامت حضرت ابو بکرؓ کر رہے تھے، کہ اچانک حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھا اور رسول اکرمؐ باہر تشریف لے آئے۔ مسکراتے ہوئے تمام صفوں پر نظر ڈالی۔ آنحضرتؐ کو دیکھ کر سب نمازیوں کے چہرے پر خوشی نمودار ہو گئی۔ یہ سوچتے ہوئے کہ حضورؐ نماز کے لیے آئے ہیں حضرت ابو بکرؓ اپنی امامت سے پیچھے ہٹنے لگے۔ لیکن آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی نماز کو جاری رکھو۔ پھر حجرے میں داخل ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا۔ اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۴۵)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۱۳۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ کوئی سجدے کی جگہ پر مٹی کو برابر کرنا چاہتا ہے تو بس ایک مرتبہ کرلے۔ راوی: معیقیبؓ۔

حدیث ۱۱۳۳: ہم گرمی کی شدت میں نماز پڑھتے اور جب ہم میں سے بعض اس کی قدرت نہ رکھتا کہ زمیں پر اپنی پیشانی رکھ سکے، تو اپنا کپڑا پھیلاتا اور اس پر سجدہ کرتا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۱۳۴: میں اپنا پاؤں دراز کیے لیٹتی اور حضورؐ نماز پڑھتے اور جب سجدہ کرتے تو میرا پاؤں دبا دیتے تو میں اس کو اٹھا لیتی۔ جب آپؐ کھڑے ہو جاتے تو میں پھیلا دیتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۱۳۵: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک نماز میں شیطان آیا اور اس نے مجھ پر دشوار کر دیا کہ میں نماز توڑ دوں۔ مگر اللہ نے مجھے اس پر غلبہ عطا کیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اسے ستون سے باندھ دوں تا کہ صبح کے وقت تم لوگ اس کو دیکھ سکو۔ لیکن پھر میں نے سلیمانؑ کے قول کو یاد کیا، رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي،[یعنی اے رب! میری مغفرت فرما، مجھے ایسی بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی اور کے لائق نہ ہو،(ص:۳۵)]۔ یوں اللہ نے اس کو نامراد اور ذلیل کر کے واپس کر دیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۵)۔

حدیث ۱۱۳۶: ہم، خارجیوں کے ساتھ اہواز میں جنگ کر رہے تھے۔ ایک نہر کے کنارے پر ہم نے دیکھا کہ ایک شخص (شعبہؓ کے مطابق ابوبرزہ اسلمیؓ) نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ ان کا جانور مستقل بدک رہا تھا اور وہ ان کے پیچھے جاتے تھے۔ خارجیوں میں سے ایک شخص کہنے لگا، اے اللہ! اس بڑھے کا برا ہو۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا، میں نے تمھاری بات سنی لیکن میں بتاؤں کہ حضورؐ کے ساتھ میں نے ٦ سے ٨ غزوات میں شرکت کی ہے اور اس میں، میں نے آنحضورؐ کی سہولت پسندی کو دیکھا ہے۔ (تم کو سمجھنا چاہیے کہ) اگر میں اس جانور کو چھوڑ دیتا تو یہ اپنے اصطبل کی طرف لوٹ جاتا، تو اس سے زیادہ دشواری پیدا ہوتی۔ راوی: ارزق بن قیسؓ۔

حدیث ۱۱۳۷: سورج گرہن ہوا تو نبی اکرمؐ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ ایک طویل سورۃ پڑھی، پھر رکوع کیا تو اس کو طویل کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور ایک دوسری سورۃ سے شروع کیا۔ پھر رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا۔ بالکل اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں (سورج اور چاند گرہن) اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑھو۔ یہاں تک کہ سورج گرہن تم سے دور ہو جائے۔ (نماز پڑھتے وقت) تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا ہو گا، اس وقت میں نے جنت کو دیکھا اور میں اس سے ایک خوشہ

لے رہا تھا۔ اور پھر جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا، اس وقت میں نے جہنم کو دیکھا، کہ اس میں بعض، بعض کو کھاتا ہے۔ راوی: عروہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۴۸ اور ۹۹۳)۔

حدیث ۱۱۳۸: ارشاد نبویؐ ہے کے اللہ تعالیٰ تمھارے قبلہ کی طرف ہے۔ لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اس طرف نہ تھوکے اور نہ بلغم پھینکے۔ (بقول راوی) اپنی بائیں طرف تھوکیں۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۱۳۹: آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں ہوتا ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ اس لیے نہ تو اپنے سامنے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے۔ بلکہ اپنی بائیں طرف یا اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۰۴، ۵۰۵)۔

حدیث ۱۱۴۰: لوگ حضورؐ کے ساتھ (جماعت سے) نماز پڑھتے تھے، تو کسی کا کپڑا چھوٹا ہوتا تو وہ اپنی ازار (تہبند) اپنی گردنوں پر ڈالے ہوتا تھا۔ اس وجہ سے عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے سروں کو (سجدے) سے اُس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۷۵)۔

حدیث ۱۱۴۱: (نماز میں سلام): یہ حدیث مکرر ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۲۴، ۱۱۲۵۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۱۴۲: (ہم سفر میں تھے)۔ مجھے رسول اکرمؐ نے کسی کام سے بھیجا۔ میں اپنا کام ختم کر کے واپس پہنچا تو آنحضرتؐ کو سلام کیا۔ آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ میرے دل میں مختلف خطرات پیدا ہونے لگے۔ لیکن کچھ دیر ٹھہر کر میں نے پھر سے سلام کیا، تو حضورؐ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس امر نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس وقت آپؐ کی سواری کا رخ غیر قبلہ تھا (یعنی نفل پڑھ رہے تھے)۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۱۴۳: (حضرت ابو بکرؓ کی امامت اور تالی): حدیث مکرر ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۲۷۔ (یہاں یہ بات اضافی ہے کہ): حضورؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے پوچھا کہ تمھیں کسی چیز نے امامت کرنے سے روکا جب کہ میں نے تمھیں اشارہ کیا تھا۔ تو جواب میں ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کے لیے کسی طرح یہ مناسب نہ تھا کہ نبی معظمؐ کی موجودگی میں نماز پڑھائے۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۱۱۴۴، ۱۱۴۵: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ نماز میں کمر اور کولھوں پر ہاتھ نہ رکھو۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۱۴۶: میں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر واپس ہوئے اور فرمایا کہ نماز میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس سونا ہے۔ میں نے برا سمجھا کہ اس کی موجودگی میں میری شام ہو، تو میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ راوی: عقبہ بن حارثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۰۷)۔

Siddiqi Publications

حدیث۱۱۴۷: ارشاد نبویؐ ہے کہ جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان انتہائی تیزی سے بھاگتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سنے۔ پھر واپس آجاتا ہے، اور تکبیر پر پھر چلا جاتا ہے۔ اور پھر واپس آجاتا ہے اور آدمی کے خیالات کو اِدھر اُدھر کرتا ہے تاکہ اسے یہ یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۱۴۸: میں ابوہریرہؓ سے ملا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ میں بہت زیادہ (احادیث) روایت کرتا ہوں۔۔۔ میں ایک اور شخص سے ملا اور اس سے پوچھا کہ آنحضرتؐ نے گزشتہ رات نماز عشا میں کونسی سورتیں پڑھیں۔ اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ تو میں نے پوچھا کیا تم نماز میں تھے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں۔ تو میں نے کہا کہ حضورؐ نے فلاں فلاں سورۃ پڑھی۔ راوی: سعید مقبریؒ۔

حدیث۱۱۴۹، ۱۱۵۰: نبی مکرمؐ نے ایک (ظہر یا عصر کی) نماز ۲ رکعت پڑھائی، پھر (قعدہ میں بیٹھے بغیر تیسری رکعت کے لیے) اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب نماز پوری ہوئی تو ہم نے آپؐ کے سلام کو دیکھا کہ آپؐ نے سلام سے پہلے ۲ سجدے (سہو کے) کیے۔ اس حال میں کہ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے، پھر سلام پھیرا۔ راوی: عبداللہ بن بحینہؓ۔

حدیث۱۱۵۱: ایک بار آنحضرتؐ نے ظہر کی ۵ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا نماز میں اضافہ کیا گیا ہے؟ حضورؐ نے پوچھا، وہ کیوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ آپؐ نے ۵ رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس پر آپ نے سلام پھیرنے کے بعد ۲ سجدے کیے۔ راوی: عبداللہ ابن مسعودؓ۔

حدیث۱۱۵۲، ۱۱۵۳: نبی کریمؐ نے ظہر یا عصر پڑھائی تو ۲ رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ تو حضورؐ نے اس سوال کی تصدیق اوروں سے کی۔ اور پھر ۲ رکعت پڑھی اور دو اضافی سجدے (سہو کے) کیے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۱۵۴: میں نے محمد بن سیرینؒ سے پوچھا کہ کیا سجدہ سہو میں تشہد (پڑھا جاتا) ہے؟ کہا کہ ابوہریرہؓ کی حدیث میں تو اس کا ذکر نہیں۔ راوی: سلمہ بن علقمہؒ۔

حدیث۱۱۵۵: ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے شام کی دو نمازوں میں سے غالباً عصر کی نماز پڑھی۔ اور ۲ رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ ذوالیدینؓ نے کہا حضورؐ آپ بھول گئے ہیں۔ تو آپؐ نے ۲ رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی، پھر لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۱۵۶: رسول اکرمؐ نے ظہر کی نماز میں ۲ رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ (لیکن یاد آجانے پر) نماز پوری کی اور (سہو کے) دو سجدے اضافی کیے۔ راوی: عبداللہ بن بحینہ اسدیؓ۔

حدیث ۱۱۵۷، ۱۱۵۸: (اذان پر شیطان کا بھاگنا اور پھر واپس آکر نمازی کی توجہ بٹانا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۱۴۷۔ (البتہ ان حدیثوں میں یہ بھی مذکور ہے کہ): کسی کو یہ یاد نہ رہے کہ کتنی نماز پڑھی ہے تو اس وقت ۲ سجدے اضافی کر لیا کرے (اور پھر سلام پھیرے)۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۱۵۹: کچھ صحابیوں نے کریبؓ کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا اور ان سے معلوم کروایا کہ ہمارے علم میں یہ آیا ہے کہ آپ عصر کے بعد ۲ رکعت نماز پڑھتی ہیں، جب کہ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اس پر آپ نے کہا کہ امّ سلمہؓ سے پوچھو۔ چناں چہ وہ ان کے پاس گئے اور وہی سوال کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں میں بھی جانتی ہوں کہ حضورؐ نے اس نماز سے منع کیا ہے، لیکن ایک روز نبی کریمؐ عصر کے بعد نماز پڑھتے نظر آئے تو میں نے اس وقت میرے پاس بیٹھی ایک لونڈی کو آپؐ کے پاس بھیجا اور اس نماز کے بارے میں دریافت کروایا۔ آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ، اے بنت ابی امیہ! یہ ظہر کے بعد پڑھی جانے والی ۲ رکعت (بہ طور قضا) ہیں۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ازہرؓ۔

حدیث ۱۱۶۰: (حضرت ابو بکرؓ کی امامت اور لوگوں کا تالی بجانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۲۷۔ راوی: سہل بن سعد ساعدیؓ۔

حدیث ۱۱۶۱: میں حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچی تو دیکھا کہ وہ اور کئی دوسرے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے سر کے اشارے سے بتایا کہ، ہاں (یعنی سورج گرہن)۔ راوی: اسماءؓ۔

حدیث ۱۱۶۲: رسول اکرمؐ نے اپنی بیماری کی حالت میں اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپؐ کے پیچھے قوم نے کھڑے ہو کر نماز شروع کی تو آپ نے ان کو اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ نماز ختم ہونے پر فرمایا کہ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۷۷ اور حدیث ۱۰۴۶)۔

Siddiqui Publications